9431-دینی التزام کرنے والوں کو اصولی بنیاد پرست اور حد سے بڑھے ہوئے کہنے کا حکم

سوال

ذرائع ابلاغ میں دینی التزام کرنے والے نوجوانوں کو بنیاد پرست ، اصولی اور یا پھر شدت پسند کہا جاتا ہے اس کے بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے ؟

پسندیدہ جواب

ہر حال میں یہ کہنا غلط ہے بلکہ یہ الفاظ تو مشرق و مغرب سے یھودیوں اور عیسا ئیوں اور کیمونسٹوں وغیرہ کی جانب سے وارد ہوئے ہیں جو دعوت الی اللہ اور اس دعوت کو پھیلانے والوں سے لوگوں کو نفرت دلانے کی کوشش کرنے میں لگے ہوئے ہیں ۔

وہ اصولی اور بنیاد پرست ، حد سے بڑھے ہوئے اور اس کے علاوہ مختلف قسم کے القابات دے کر دعوت کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں ۔

بلاشبہ دعوت الی اللہ ہی سب رسل وانبیاء کا دین اور کام اور ان کا مذہب اور طریقہ رہا ہے ، لھذا اہل علم پر واجب ہے وہ دعوت الی اللہ کا کام کریں اور اس میں پوری تگ و دو کریں ، اور نوجوانوں پر لازم اور ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالی کا تقوی اختیار کریں اور حق پر ثابت قدم رہتے ہوئے اس کا التزام کریں ۔

اس میں نہ تو انہیں غلو سے کام لینا چاہیئے اور نہ ہی جور وجفا سے ، بعض نوجوان غلو سے کام لیتے ہیں جس کی بنا پر ان سے کچھ غلط اشیاء کا ارتکاب اور نقص علم کا وقوع ہوتا ہے جس کی بنا پر وہ جفا کا شکار ہو جاتے ہیں ۔

لیکن نوجوانوں اور دوسرے علماء کرام پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالی کا تقوی اختیار کریں ، اور دلائل کے ساتھ حق کے متلاشی رہیں ، اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین پر عمل پیرا ہوں ۔

انہیں چاہیے کہ وہ غلو وبدعات اور افراط سے بچنے کی کوشش کریں اور جیسا کہ ان پر یہ بھی ضروری ہے کہ وہ جہالت اور کمی و کوتاہی سے بچیں ، یہاں پر ایک بات یاد رہے کہ ان میں سے کوئی معصوم نہیں ، کچھ لوگوں سے کمی وزیادتی و نقصان ہو سکتا ہے لیکن یہ سب کے لیے کوئی عیب والی بات نہیں لیکن عیب صرف اس میں ہے جو اس کا مرتکب ہوتا ہے ۔

لیکن اللہ کے دشمن یھودی و نصاری وغیرہ اور ان کے طریقے پر چلنے والوں نے دعوت اسلام کو مٹانے اور دبانے کا اسے ایک وسیلہ بنا لیا ہے کہ وہ دعوت دینے والوں کو بیاد پرست اور اصولی اور شدت پسند جیسے القابات دیتے ہیں ۔

اصولی اور بنیاد پرست کا معنی کیا ہے :

اگر تو اس کا معنی یہ ہو کہ : وہ لوگ اصول اسلام اور اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین پر عمل پیرا ہونے والے ہیں تو پھر یہ ان کی مدح ہے نہ کہ مذمت ، کتاب وسنت کے اصول کی پیروی کرنا مدح و تعریف والا کام ہے کوئی مذمت نہیں ۔

مذمت اور حد سے تجاوز تو یہ ہے کہ یا تو غلو کر کے حد سے تجاوز کیا جائے یا پھر ظلم وجفا کرے جو کہ ایک مذموم کام ہے ، لیکن ایک ایسا شخص جو دینی امور کا التزام کرتا اور کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہو اس میں ایسا کام کوئی عیب نہیں بلکہ یہ تو مدح و تعریف اور کمال کی نشانی ہے ۔

اور پھر سب سے بڑھ کر یہی چیز تو طالب علموں اور دعوت کا کام کرنے والوں پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا التزام کرتے ہوئے اس پر عمل پیرا ہوں ، انہیں چاہیے کہ وہ اصول فقہ اور اصول عقیدہ اور مصطلح جس سے استدلال اور دلائل کو حجت مانا جاسکتا ہے تو اس لیے ضروری ہے کہ ان کے ہاں کچھ ایسے اصول وضوابط ہونے چاہییں جن پر اعتماد کیا جاسکے ، تو دعاۃ کو اصولی اور بنیاد پرست کہنا ایک مجمل کلام ہے جس کی مذمت اور عیب جوئی اور نفرت کے علاوہ کوئی حقیقت نہیں ، تو اصولیت ایک مذمت نہیں لیکن حقیقت میں یہ مدح و تعریف ہے ۔

تو اگر ایک طالب علم اصولوں پر عمل کرتا اور ان کا لحاظ رکھتا ہے کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل علم نے جو کچھ مقرر کیا ہے اس پر اصولی طور پر عمل پیرا ہوتا ہے تو یہ کوئی عیب والی بات نہیں ، لیکن بدعات اور غلو وزیادتی ہی اصل میں عیب ہے یا پھر جہالت اور عمل میں کمی کوتاہی بھی اصل میں عیب ہے ۔

لھذا دعاۃ پر واجب ہے کہ وہ شرعی اصول کا التزام کریں اور اس میں میانہ روی اختیار کریں اس لیے کہ اللہ تعالی نے انہیں درمیانی امت قرار دیا ہے تو اس لیے دعاۃ کو غلو وجفا کا درمیانی طریقہ اختیار کرنا چاہیئے جس میں نہ تو افراط ہو اور نہ تفریط ۔

حق پر استقامت اختیار کریں اور اس پر شرعی دلائل کے ثبوت دیں ، نہ تو اس میں افراط اور غلو ہے اور نہ ہی جفا اور تفریط لیکن میانہ روی پائی جائے جس کا اللہ تعالی نے حکم دیا ہے .